سفر نامہ ایران

بڑی مسرت کی بات ہے کہ کئی سالوں بعد یہ ارمان پورا ہوا کہ مجھے ایران کلچر ہاؤس کی تعاون سے ایران جانے کا موقع ملا۔ میں فی الحال شعبۂ تاریخ بنارس ہندو یونیورسٹی میں تاریخ عہد وسطیٰ کا استاد مقرر ہوں۔ تاریخ عہد وسطیٰ کا طالب علم ہونے کے ناطے ہم لوگوں نے ہمیشہ ایران کے بارے میں پڑھا ہے یہاں تک کہ جب بادشاہ ہمایوں شیر شاہ سے شکست کے بعد ایران گئے تھے تو وہاں کے بادشاہ شاہ تہمسپ نے ان کی مدد کی اور اسی مدد کی وجہ سے ہمایوں نے پھر سے ہندوستان پر اپنا قبضہ جما لیا اس کے بعد ہندوستان پر مغلیہ سلطنت کی پھر سے شروعات ہوگئی اور یہ شروعات بہت ہی مستحکم تھی جو تقریباً تین سو سال تک قائم رہی۔

اگر ہم مغلوں کی تواریخ کو پڑھتے ہیں تو یہ صاف صاف پتا چلتا ہے کہ ایران اور ایران کی ثقافت، معاشیات اور سماجیات کا پورا اثر مغلیہ سلطنت پر دیکھنے کو ملتا ہے اگر ہم یہ کہیں کی ہمایوں کی اس کوشش نے ہندوستان اور ایران دو بڑے ملکوں کے لوگوں کو یکجا کر دیا اور ایک نئے سماج کی شروعات ہندوستان میں ہوئی جو ایرانی اور ہندوستانی تہذیب کا مشترکہ نمونہ ثابت ہوئی۔

ہندوستان کے تواریخ کو دیکھیں تو ہندوستان اور ایران کے تعلقات بہت پرانے ہیں خاص طور پر معاشیات کے معاملہ میں۔ یہی وجہ ہے کہ میری یہ خواہش تھی کہ اس ایران کو ضرور دیکھا جائے جس کا تذکرہ بار بار ہمارے تواریخ میں آتا ہے اور ایران کلچر ہاؤس کی وجہ سے یہ خواہش پوری ہوئی ۳۰/ جون کو ہم لوگوں کو ایران کلچر ہاؤس ۳/ بجے بلایا گیا تھا۔ جب ہم لوگ وہاں پہنچے تو اس وقت تمام اور لوگوں سے ملاقات ہوئی جو ہمارے ہم سفر تھے اور ہم ۴۰ لوگ تھے جنھیں اسی دن ہوائی جہاز کے ذریعہ (مہان ایرلائنس) سے تہران جانا تھا۔ جہاز کے اڑنے کا وقت ۱۲/ بجے کا تھا۔

ایران کلچر ہاؤس میں ہم لوگوں کو ایک ڈاکومینٹری دکھائی گئی جس میں خاص طور پر ایران اور ایران کے نئے سماج کی تشکیل کی کہانی تھی۔ امام آیت اللہ خمتی صاحب کی سوانح حیات اور ان کا سفر ایران کو ایک نئی راہ کی طرف لے جانے کو دیکھایا گیا تھا۔ یہ ڈاکومینٹری ایک طرح سے ہم لوگوں کے لئے اس جذبہ کو سمجھنے اور سچ اور ایمانداری کی طرف راغب کرنا تھا۔ اس ڈاکومینٹری کے بعد کچھ لوگوں نے تقریر کی اور پھر ہم لوگوں نے رات کا کھانا کھایا جو بالکل ایران کے طرز پر تھا۔ پھر ہم لوگ بس پر سوار ہوئے اور ایر پورٹ گئے وہاں کچھ انتظار کے بعد ہم لوگ جہاز میں سوار ہوئے اور ایران کے لئے روانہ ہوگئے۔ سفر ہوائی جہاز بڑا اچھا تھا اور صبح ۵ بجے ہم لوگ ایران پہنچ گئے تھے۔ وہاں ایران سرکار کی طرف سے بسیں تیار تھیں جو ہم لوگ کو لیکر ہوٹل پہونچ گئیں۔ ہوٹل میں دو لوگوں کو ایک روم میں رکھا گیا۔ ہوٹل بہت اچھا تھا اور ہم لوگوں نے کچھ وقت آرام کر کے ناشتہ کیا اور پھر ہم لوگوں کو سمینار کے لئے لے جایا گیا۔ جب ہم لوگ سمینار کی جگہ پہنچے تو بالکل ایک نئے ماحول میں تھے وہاں حضرت آیت اللہ خمینی کی حیات وخدمات پر تقریریں ہو رہی تھیں جو کہ فارسی میں تھیں پر ہم لوگوں کو ایرفون دے دیا گیا تھا جس میں ان تقریروں کو انگریزی میں ترجمہ کیا جا رہا تھا۔ وہیں ہم لوگوں نے دن کا کھانا کھایا اور پھر ہوٹل واپس آ گئے۔

اگلے دن حضرت آیت اللہ خمینی کی برسی تھی اور ہم تمام لوگوں کو ان کے مزار پر لے جایا گیا جہاں حضرت امام خامنہ ای کی تقریر تھی۔ جب ہم لوگ وہاں پہونچے تو ہم لوگوں کے لئے خاص انتظام تھا لیکن بھیڑ بہت زیادہ تھی اور وہاں لوگ جوش اور عقیدت سے بھرے ہوئے تھے۔ یہ پروگرام تقریباً آدھے دن تک چلا اور تمام لوگوں نے ایران کی تاریخ اور ثقافت کو سمجھا۔ یہ دیکھکر بڑی خوشی ہوئی کہ ایران کے لوگوں نے کس طرح اپنے سماج کو ایک نئی راہ پر گامزن کیا ہے اور ایران کس طرح بیرونی طاقتوں خاص طور پر امریکہ اور اسرائیل کے تمام ظالمانہ رویہ کو رد کر دیکھایا ہے اور یہ ثابت کر دیا ہے کہ تم مجھ پر جتنا

ظلم کروگے ہم لوگ اسی شدت کے ساتھ آگے بڑھینگے۔

تیسرے دن ہم لوگوں کو مشہد جانا تھا تمام لوگ جو بیرون ملک سے آئے تھے ایک چارٹرڈ ہوائی جہاز سے مشہد کے لئے روانہ ہوئے۔ ماشااللہ صبح میں بس سے ایر پورٹ گئے اور پھر ہوائی جہاز کا سفر شروع ہوا۔ ایک گھنٹہ بعد مشہد پہنچ گئے۔ راستے میں ہوائی جہاز سے ہم لوگوں نے کوہ دماوند کو بھی دیکھا۔ یہ ایک تجربہ تھا اور خاص طور پر قرۃ العین حیدر کا سفر نامہ کوہ دماوند کے نام سے میں پڑھ چکا تھا اس پہاڑ کو دیکھتے ہی وہ سفر نامہ یاد آگیا اور ہم لوگوں کو بڑا اچھا لگا۔

مشہد پہنچتے ہی بس کے ذریعہ ہم کو حضرت امام علی رضا کے مزار کی طرف روانہ ہوئے۔ وہاں پہنچتے ہی ایک نئی دنیا میں آ گئے تھے۔ بڑا خاص اور لاجواب انتظام تھا بہت سے چھوٹے اور بڑے ہمارے سہولیت کے لئے کھڑے ہو گئے تھے اور ہم لوگوں کو مزار پر لے جایا گیا۔ مزار کو دیکتے ہی ایک خاص طرح کہ جذبہ پیدا ہوا لوگوں کا ہجوم تھا اور تمام لوگ عقیدت سے بھرے ہوئے تھے۔ ہم لوگ اندر گئے تقریباً سبھوں نے مزار کو بوسہ دیا اور مزار کے دیوار کو چھونے کے لئے ہر شخص پریشان تھا اور لوگ اپنی پریشانیوں کے خاتمہ کے لئے دعائیں مانگ رہے تھے۔ پھر ہم لوگ ایک جگہ جمع ہوئے اور بعد میں کھانا کھانے کی جگہ جمع ہوئے ہم یہ دیکھ کر دنگ رہ گئے کہ اتنے سارے لوگوں کے کھانے کا انتظام ہے اور سبھی بڑے سلیقہ سے کھانا کھا رہے ہیں شاید کہ ۱۰۰۰۰ سے اوپر لوگ ایک وقت کا کھانا کھاتے ہونگے۔ پھر ہم لوگوں کو ایک ہوٹل میں ٹھہرا دیا گیا۔ آرام کرنے کے بعد شام میں ہم لوگ واپس تہران کے لئے روانہ ہوئے۔

اس کے دوسرے دن ہم چار لوگوں نے خاص طور پر پروفیسر عزیز اللہ حسین، ڈاکٹر سید علی کاظم، مسلم کاظم اور میں (تعبیر کلام) قم کے لئے ٹیکسی سے روانہ ہوے۔ قم میں ہم لوگوں نے جناب معصومہ کے مزار کا زیارت کیا اور واپسی میں جمران بھی گئے۔ یہاں کا سفر بھی بہت ہی اچھا اور پرسکون تھا ایک دن اور تہران میں بچا تھا جس میں ہم لوگوں نے اندرون تہران دیکھا اور پھر ۶/ جون کو ہم لوگوں نے جہان ایرلائنس کے ذریعہ دلی کے لئے روانہ ہوئے اور خیر و آفیت سے ایران کا سفر پورا کیا۔

ہماری زندگی میں یہ سفر بڑا ہی اہم تھا اس میں ہم نے مذہبی اور تاریخی دونوں طرح کی کیفیت کو محسوس کیا اور ایران کلچر ہاؤس کے شکر گزار ہیں کہ ان کی وجہ سے یہ ممکن ہو پایا۔ یہ میری خواہش بڑی پرانی تھی کہ ایران کو دیکھ سکوں اور تاریخ عہد وسطی کے وہ لمحے جن کو ہم تواریخ میں پڑھتے پڑھاتے آرہے ہیں ان کو محسوس کر سکوں۔ میری یہ کوشش ایران کلچر ہاؤس کے کلچرل جناب علی دہگاہی اور تمام اسٹاف ایران کلچر ہاوس خاص طور پر جناب قائم حسین صاحب کا شکر گزار ہوں۔ ان لوگوں کے تعاون کی وجہ سے میری یہ دیرینہ خواہش پوری ہوئی۔

شکریہ

منجانب: (ڈاکٹر) تعبیر کلام

بخش تاریخ، بنارس ہندو یونیورسٹی، وارانسی (یو۔پی۔)